ڈیجیٹل تشہیر کر کے کمیشن لینے کا حکم

ریفرنس نمبر:IEC-185 تاریخ:28-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی جائز پروڈکٹ یا جائز سروس کی ڈیجیٹل تشہیر کر کے اس پر کمیشن لینے کا کام جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی اصول پر عمل کرتے ہوئے محنت وکوشش کرکے چیز بکوانے پر مارکیٹ میں رائج کمیشن لینا جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانے میں بھی اس طریقے سے کام کر کے روزی حاصل کی جاتی تھی، اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم نے یہ کام کرنے والے افراد کو "معشر التجار" یعنی تاجروں کے گروہ کے لقب سے نوازا۔

فی زمانہ سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے باقاعدہ تشہیر کر کے پروڈکٹ یا سروس بکوانے میں محنت کرنا قابل معاوضہ کام سمجھا جاتا ہے، اور اس پر کمیشن لینے دینے کا عرف بھی ہے، لہٰذا شرعی اصول پورے کرتے ہوئے سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے جائز پروڈکٹ یا سروس بکوانے پر طے شدہ کمیشن لینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ جو شخص ایسا کرتا ہے وہ عملی جد وجہد کے ساتھ ساتھ مالی اخراجات کر کے یہ سب کام کر رہا ہوتا ہے لہٰذا یہ ایک قابلِ اجرت کام ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ طے شدہ کمیشن، مارکیٹ میں رائج کمیشن سے زائد نہ ہو۔

واضح رہے کہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا پر تشہیر کرتے ہوئے تشہیری پکچرز یا ویڈیوز میں کسی قسم کی خلافِ شرع چیز ہرگز نہ ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کمیشن پر کام کرنے والوں کو "سماسرۃ" کہا جاتا تھا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں "معشر التجار" یعنی "تاجروں کے گروہ" کے لقب سے نوازا۔ چنانچہ حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "كنا في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نسمى السماسرة فمر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمانا باسم هو أحسن منه، فقال: «يا معشر التجار، إن البيع يحضره اللغو والحلف، فشوبوه بالصدقة»" یعنی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہمیں سوداگر کہا جاتا تھا، ہمارے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گزرے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے بہتر نام سے پکارا اور فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تجارت میں فضول باتیں اور جھوٹی قسمیں آجاتی ہیں لہٰذا اسے خیرات سے ملا دو۔

(سنن ابی داؤد، ج03، ص242، مطبوعہ بیروت)

یہ حدیث پاک ذکر کرنے کے بعد علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "السمسار اسم لمن يعمل للغير بالاجر بيعا وشراء، ومقصوده من ايراد الحديث بيان جواز ذلك" یعنی: سمسار، اس شخص کو کہتے ہیں جو خرید و فروخت کروانے کے لیے اجرت کے بدلے کسی دوسرے کے لیے کام کرتا ہے، اس حدیث پاک کو ذکر کرنے سے مقصود اس کے جواز کو بیان کرنا ہے۔

(المبسوط للسرخسی، ج15، ص115، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

کمیشن کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "سئل محمد بن سلمة عن اجرة السمسار فقال ارجو ان لا باس به" یعنی: امام محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کمیشن ایجنٹ کی اجرت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ردالمحتار، ج9، ص107، مطبوعہ پشاور)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہوتی ہے۔۔۔اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صَرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام، اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا، اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوطِ زیادت پر خود راضی ہو چکا۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج19، ص453، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

17رمضان المبارک1445ھ28مارچ2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com